اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین............

پچاس کی دہائی میں ڈاکٹر مصطفٰی خالدی اور ڈاکٹر عمر فروخ نے ایک کتاب لکھی جس کا عنوان تھا ''التبشیر والاستعمار فی البلاد العربیہ'' اس میں ان دو اساتذہ نے مستقبل میں امت عربیہ و امت مسلمہ کو لاحق خطرے کی بڑے عمدہ پیرائے میں نشاندہی کی ہے۔ یہ کتاب فقہ کے طلبہ وعلماء کرام کے مطالعہ میں ہونا ازبس ضروری ہے کہ مطالعہ ملل ونحل بھی فقہِ اسلامی ہی کا ایک شعبہ ہے۔ جناب محمد ظہیر الدین بھٹی نے اس کتاب کو اردو کا جامہ پہنا کر اس کے مطالب کی تفہیم آسان کر دی ہے۔ موجودہ بین الاقوامی صورتحال کو سمجھنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ اور بھی ضروری ہے۔ کتاب اسلامک پبلی کیشنز لاہور نے ۱۳۔ ای، شاہ عالم مارکیٹ، لاہور سے شائع کی ہے اور اس کا نام ''عالم عرب پر مشنری یلغار'' رکھا ہے۔

مصنف لکھتے ہیں مشنری لوگ عورت میں خاص طور پر دلچسپی لیتے ہیں۔ کیونکہ عورت سماجی زندگی کا محور ومرکز ہے۔ اس تک تبلیغ پہنچانے کا مطلب پورے کنبہ تک پہنچ جانا ہے۔ اس مقصد کے لئے نوجوان مسیحی عورتوں کی تنظیم قائم ہوئی۔ پھر اس کی شاخیں کھلیں، مشنریوں نے نوجوان لڑکیوں کے لئے گھر اور ادارے بنائے۔ کچھ مسلم خواتین ان مشنریز کے ہتھے چڑھ گئیں، مشنری خوش تھے کہ مسلم عورت نے اپنے گھر کی دہلیز پھلانگ لی ہے۔ اب وہ کھلی فضا میں آ گئی ہے۔ اس نے اپنا پردہ ترک کر دیا ہے۔ وہ محض اس لئے خوش نہ تھے کہ مسلمان عورت نے ایسا کیا ہے بلکہ وہ اس بات پر خوش تھے کہ اس عمل سے مشنریوں کو عورت کے ذریعہ اپنی تبلیغی تعلیمات سے مسلمان خاندان میں گھسنے کا موقع میسر آ گیا ہے۔ مشنری ایک عرصہ سے اپنی مشنری عورتوں کو ساتھ لا رہے تھے۔ وہ برابر مسلمان عورتوں سے رابطہ بڑھا رہے تھے۔ وہ خوشی سے نعرے لگاتے ''ہمیں نیا موقع ملا ہے۔'' مشنریوں کے نزدیک عورت کی بڑی اہمیت ہے، ان میں سے ایک کہتا ہے۔

☆ فقہ المعاملات پر اپنی نوعیت کا پہلا اور منفرد مجلّہ ☆

''ماں اپنے بچوں اور بچیوں پر دس سال کی عمر تک اثر انداز ہوتی ہے، اس لئے عورت کی بہت اہمیت ہے، چونکہ عورتیں عقیدہ کے تحفظ کی محافظ ہیں۔ اس لئے مشنری اداروں کو مسلمان عورتوں میں ضرور کام کرنا چاہئے، معلوم ہونا چاہئے کہ اسلامی ملکوں کو جلد عیسائی بنانے کا یہ اہم ذریعہ ہے۔''

یہی وجہ ہے کہ مشنریوں نے عورتوں میں تبلیغ کا خاص انتظام کیا۔ اس مقصد کے لئے تفصیلی پروگرام مرتب کئے۔ بہت سے مشنری مردوں اور عورتوں کو اس مہم پر مامور کیا۔ اس سلسلہ میں انہوں نے امریکہ کی نسوانی تنظیموں سے بہت مدد لی۔

۱۹۰۶ء میں قاہرہ میں ہونے والی مشنری کانفرنس نے اس موضوع پر بھرپور انداز میں بحث کی کہ ''عورت، مذہبی زندگی کا ایک فعال ذریعہ ہے۔'' اس کانفرنس میں شریک مشنری خواتین ارکان نے اس موقع پر درج ذیل تجویزیں دیں۔

''مسلمان عورتوں کو مسیح کی طرف لائے بغیر چارہ نہیں۔ مسلمان عورتوں کی تعداد بہت زیادہ ہے، یہ تعداد ۱۰۰ ملین سے کم نہ ہوگی۔ ان تک پہنچنے کی ہر سنجیدہ کوشش، اب تک کی جانے والی کوششوں کے مقابلہ میں زیادہ وسیع ہونی چاہئے۔ ہم نئی تنظیمیں بنانے کی تجویز پیش نہیں کرتیں البتہ ہم مشنری اداروں اور تنظیموں سے یہ ضرور مطالبہ کریں گی کہ وہ اپنی زنانہ شاخ کو اس کام پر آمادہ کریں۔ اس کا نصب العین یہ ہونا چاہئے کہ اس نے تمام دنیا کی مسلمان عورتوں تک پہنچنا ہے۔''

ایک عرصہ سے مشنری، اسلام کے اس مضبوط قلعہ پر حملہ کی تیاری کر رہے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ مسلمان عورت پسماندہ ہے۔ اس لئے وہ عیسائیت میں داخل ہوئے بغیر ترقی نہیں کر سکتی(۶) ان کا یہ بھی وہم تھا کہ دین اسلام، مسلمان عورت کی پسماندگی کا سبب ہے۔ وہ جسمانی، اخلاقی اور عقلی لحاظ سے دکھی ہے، وہ اپنے خاوند، موت اور طلاق سے ڈرتی رہتی ہے۔(۷) مشنریوں نے مسلمان عورت کے خلاف اتنے زیادہ ڈھونگ رچائے ہیں کہ ان کا شمار مشکل ہے۔ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ ان کے دو مقاصد ہیں۔

۱۔ وہ یورپ اور امریکہ کے امراء کا جذبہ ہمدردی ابھارنا چاہتے ہیں تا کہ وہ مشن کے لئے اپنا مال

پیش کریں۔ یوں وہ ان کا مال بٹور سکیں۔

۲۔ مسلمانوں کے عقائد کو متزلزل کریں اور انہیں احساسِ کمتری میں مبتلا کریں۔

ایک مشنری مبالغہ آرائی کرتے ہوئے یہاں تک کہتا ہے کہ مسلمان یہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ عورت مذہبی تعلیم حاصل کر سکتی ہے۔ اس طرح یہ چالاک مشنری، تمام دوسرے مشنریوں کو اس بات پر آمادہ کرنا چاہتا ہے کہ وہ اپنی مشنری عورتیں افغانستان بھیجیں۔ وہ لوگوں کے گھروں میں داخل ہو کر وہاں کی عورتوں میں عیسائیت کی تبلیغ کریں گی اور افغانوں کو اس کی خبر تک نہ ہوگی۔

جب یہ غیر ملکی مبلغات، مقامی عورتوں کی تربیت کرلیں گی، تو وہ تبلیغ کے میدان سے پیچھے ہٹ آئیں گی اور متعلقہ ملک کی مبلغات کو اپنی جگہ لینے دیں گی۔ البتہ غیر ملکی مبلغات کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ پس پردہ رہ کر، عورتوں اور ان کے کام کی نگرانی اور سرپرستی جاری رکھیں۔

مشنری حالات و واقعات کا جائزہ لیتے وقت صرف مشن کی عینک سے دیکھتے ہیں۔ مشنریوں کی رائے میں پہلی عالمی جنگ جہاں مختلف ملکوں اور قوموں پر اثرانداز ہوئی ہے وہاں مسلمان عورت پر بھی اس کا اثر پڑا ہے۔ جنگ نے عورت کو آزادی طلب کرنے پر آمادہ کیا ہے۔ ان حضرات کے نزدیک سوچ کی یہ تبدیلی بڑی اہم ہے۔ ان کے بقول دنیائے اسلام کی عورتیں اس جدید تبدیلی کے بعد مسیحی مبلغین کی رسائی میں آ گئی ہیں۔ اب وہ مسیحی تعلیمات کو ان تک آسانی سے پہنچا سکتے ہیں۔

نوجوان لڑکیوں، عورتوں اور ان میں سے خاص طور پر جو ضرورت مند ہوتی ہیں ان تک پہنچنے کے لئے مشن کا طریق واردات کیا ہے؟ اس کا خلاصہ قسطنطنیہ (الجزائر) کی کانفرنس نے ذیل میں پیش کیا ہے۔

> ''جس بات کی سخت ضرورت ہے وہ یہ کہ مطلقہ نوجوان عورتوں اور کم عمر بیواؤں کے لئے اجتماعی گھر تعمیر کئے جائیں، یہ گھر کوئی بڑے ادارے نہیں ہونے چاہئیں بلکہ یہ ایسی جگہیں ہوں جہاں عائلی فضا اور خاندانی ماحول ہو۔ پھر ان اقامت کدوں میں عورتوں کو، ان کے حالات اور ضروریات کے مطابق الگ الگ رکھا جائے۔ اسی کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ ان عورتوں کی مدتِ قیام، ان میں سے ہر ایک کی ذاتی ضروریات اور تقاضوں

کے مطابق کم یا زیادہ ہونی چاہئے۔ مزید برآں یہاں ہر عورت کو ایک نہ ایک ایسے مقامی ہنر کی تربیت دی جائے کہ وہ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد آبرومندانہ زندگی گزار سکے۔"

"آخر میں ہماری رائے یہ ہے کہ ان گھروں میں یہ عورتیں انجیل کے زیر اثر رہیں۔ پھر ہم ان میں سے ایسی عورتوں کا انتخاب کریں جنہوں نے زیادہ تربیت حاصل کی ہو تا کہ وہ اپنی قوم میں مشنری (مبلغات) کا کردار ادا کر سکیں۔ عورتوں میں تبلیغ عیسائیت کرنے کے لئے فرانس نے اسی طریقہ پر عمل کیا ہے۔"

غیر مسیحی نوجوانوں کو غیر ملکی (یورپی) مسیحی لڑکیوں کے ساتھ شادی کرنے کی ترغیب دینا بھی مشن کا ایک ذریعہ ہے۔ تاہم اس خاردار موضوع کی تھوڑی سی وضاحت ضروری ہے۔

دنیا کی مختلف اقوام میں، غیر ملکی عورتوں سے شادی کرنے کے مختلف عوامل واسباب ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک عامل نادر حسن و جمال سے لطف اندوز ہونا ہے۔ اگر چہ بعض اوقات وہ معیاری حسن سے کم تر درجے کا بھی ہوتا ہے۔ ایک گندمی ایشیائی مرد، ایک گوری لمبی تڑنگی یورپی عورت کی طرف مائل ہوتا ہے۔ اگر چہ اس کی ہم قوم عورت، اخلاقی لحاظ سے اور عائلی زندگی میں الفت ومحبت کے اعتبار سے، یورپین سے کتنی ہی بہتر کیوں نہ ہو۔

مغربی تہذیب اور تعلیم مشرق میں ایک ساتھ پھیلی۔ اہل مشرق، مغرب کی معاشرتی زندگی کے اصولوں سے پہلی بار واقف ہوئے۔ تاہم مشرقی زندگی کا بڑا حصہ، مغربی زندگی کے اسلوبوں سے بیگانہ ہی رہا۔ البتہ مغربی تعلیم یافتہ بعض نوجوانوں میں مشرقی ماحول سے جان چھڑا کر، ہر لحاظ سے آزاد اور کھلے ماحول میں شامل ہونے کا رجحان پیدا ہوا۔ جب تجارت، سفر، حصولِ علم اور مختلف وفود کے سلسلہ میں مشرق اور مغرب کے مابین آمدورفت شروع ہوئی تو اس سے الفت ومحبت اور باہمی مفاد کے جذبات نے جنم لیا نتیجہ یہ نکلا کہ مشرقی مردوں اور مغربی عورتوں کے ذوق اور مزاج میں زیادہ قربت وہم رنگی وہم آہنگی پیدا ہوگئی۔

اسلام نے یہودی اور عیسائی اہل کتاب سے شادی کی اجازت اس وقت دی تھی جب

☆امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سن ۹۳ ہجری میں اور وفات ۱۷۹ ہجری میں ہوئی ☆

اسلام اور یہودیوں اور رومن عیسائیوں کے درمیان دشمنی کے شعلے سرد پڑ گئے تھے۔ مگر آج ہم فرانسیسی، برطانوی اور امریکی عورتوں سے محض ان کی عیسائیت کی بنیاد پر بلا روک ٹوک شادیاں رچا رہے ہیں حالانکہ آج یہ امریکی، برطانوی اور فرانسیسی ہمارے سخت ترین دشمن ہیں۔ دعوتِ اسلام کے آغاز میں عیسائی اور یہودی عورتوں کے ساتھ شادی کرنا حرام تھا۔ اسلام نے اہل کتاب کی ان عورتوں سے اس وقت شادی کی اجازت دی جب عداوت اور لڑائی کے محرکات ختم ہو گئے۔ لیکن آج فرانسیسی، برطانوی اور امریکی عورتوں سے شادی کرنا، حکماً ممنوع ہونا چاہئے کیونکہ اہل مغرب کو اسلام سے سخت دشمنی ہے۔ اس وقت مسلمانوں اور اہل مغرب کے مابین ہر جگہ عملاً لڑائی ہو رہی ہے۔

قارئین کرام

اس میں کوئی شک نہیں ہونا چاہئے اور اہل علم کو بلا جھجک اب یہ فتویٰ دینا چاہئے کہ حالاتِ وقت کی رو سے مسیحی اور یہودی عورتوں سے شادی قطعاً حرام ہے۔ اگر دانشورانِ قوم نے اس کا ادراک نہ کیا تو بہت جلد مسلم گھرانوں میں اسرائیل کی نسل پلنے لگے گی...... عراق اور افغانستان میں یہ کوششیں تیز تر ہیں کہ وہاں کے نوجوان گوری چمڑی والوں سے محبت کے نشے میں مبتلا ہو جائیں ......ضرورت اس امر کی ہے کہ اس وقت یورپ ہو یا ایشیا، مشنری سرگرمیوں اور سازشوں سے چوکنا رہنا ہر آن لازم ہے......

عالم کی فضیلت

فضل العالِم على العابد كفضل القمر على سائر الكواكب

(سنن ابو داود و ترمذی)

ایک عالم کو ایک عابد پر ایسی فضیلت حاصل ہے

جیسی کہ چاند کو دوسرے تمام ستاروں پر (حدیث شریف)

☆ گستاخ رسول کسی رعایت کا مستحق نہیں ☆